

نام کتاب _____ منتخب نصاب حصہ اول

حقیقت و اقسام شرک

طبع اول (جولائی 2003ء) _____ 1000

زیر اہتمام _____ انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

قیمت _____ 10/- روپے

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، ورخشاں، فیر 6، ڈیفنس فون: 53400 22-23

ای میل: karachi@quranacademy.com

2- 11 - داؤد منزل، نزد فریسکو سوئیٹ، آرام باغ فون: 2216586 - 2620496

3- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک C-13، گلشن اقبال فون: 4993464-65

4- قرآن مرکز، نزد مسجد طیبہ، میکسر 35/A، زمان ماؤن، کورنگی نمبر 4

5- فلیٹ نمبر 2، محمدی منزل، بلاک "K"، مارتھ ناظم آباد فون: 6674474

6- C-113، مارام اپارٹمنٹس، شاہراہ فیصل، نزد چھوٹا گیٹ، انٹر پورٹ فون: 4591442

7- قرآن اکیڈمی یسین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6337361

8- متصل محمدی آٹو، اسلام چوک، میکسر 11 1/2، اورنگی ماؤن فون: 66901440

9- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

منتخب نصاب کے تفصیلی دروس کی سماعت کے لئے حاصل کیجئے

الہدی سیریز کے 44 آڈیو کیسٹس

الہدی کمپیوٹر CD

منتخب نصاب حصہ اول

درس چہارم: حقیقت و اقسام شرک

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿١﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٢﴾

وَإِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِأَبِيهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَبْنِيْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿٣﴾

☆ ترجمہ :

وَإِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِأَبِيهِ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا..... وَهُوَ يَعِظُهُ

..... اور وہ اُس کو نصیحت کر رہے تھے يَبْنِيْ اے میرے بیٹے! لَا

تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ

عَظِيْمٌ بے شک شرک بہت بڑی نا انصافی ہے۔ (لقمان: 13)

☆ موضوع کو سمجھنے کی اہمیت :

1- شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ (لقمان: 13)

قرآن حکیم میں ہر جگہ ظلم سے مراد شرک ہے بشرطیکہ سیاق و سباق کوئی اور مفہوم

متعین نہ کریں۔ سورہ انعام کی آیات 81 اور 82 میں حضرت ابراہیمؑ کی مشرکین

سے حسب ذیل گفتگو بیان کی گئی ہے :

وَكَيفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ

بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَقٍّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۝ الَّذِينَ

آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ ۝

”اور میں اُن چیزوں سے کیوں ڈرنے لگا جن کو تم نے (اللہ کا) شریک ٹھہرا رکھا ہے جب کہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرایا ہے جن (کے معبود ہونے) کی کوئی سند اُس نے تم پر نازل نہیں کی۔ پھر دونوں فریقوں میں سے کون سا (فریق) اسن (واطمینان سے رہنے) کا زیادہ حقدار ہے؟ (بتاؤ) اگر تم علم رکھتے ہو۔ (حقیقت میں تو) اسن (واطمینان خاطر) اُنہی لوگوں کے لئے ہے اور وہی راہِ راست پر ہیں جو (اللہ پر) ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی۔“

نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے۔ (بخاری)

۲- شرک کے لئے معافی نہیں الا یہ کہ توبہ کر لی جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ“
”اللہ یہ کبھی معاف نہیں کرے گا کہ اُس کے ساتھ (کسی کو) شریک کیا جائے۔ اُس کے سوا جس گناہ کو چاہے گا معاف کر دے گا۔“ (النساء: 48، 116)

۳- شرک کرنے والے کے لئے جنت حرام کر دی گئی ہے:

”إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ“
”بے شک جس کسی نے اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک ٹھہرایا تو اللہ نے اُس پر جنت حرام کر دی اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔“ (المائدہ: 72)

۴- شرک کا ارتکاب اللہ پر ایمان رکھنے والوں کی اکثریت کرتی ہے:

”وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ“ (یوسف: 106)
”اُن میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں رکھتے مگر یہ کہ وہ شرک بھی کیے جاتے ہیں۔“
۵- شرک ایک ایسا ہمہ گیر جرم ہے جو ہر دور میں ایک نئی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

۶- قرآن کریم نے چھ بار حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب سے بڑا اعزاز و سند دی کہ:

”وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ“ - ”وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے“
گویا شرک سے بچنا اس قدر مشکل ہے کہ جس نے ایسا کر لیا اس کے لئے کئی بار تحسین کے کلمات بیان ہوئے۔

☆ حقیقتِ شرک:

مخلوقات میں سے کسی کو کسی بھی اعتبار سے اللہ کے برابر کر دینا شرک ہے۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہوتی ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی کمزوری وابستہ کر کے، اُسے اُس کے مقامِ رفیع سے اتار کر مخلوقات کے برابر کر دیا جاتا ہے۔ دوسری صورت میں مخلوقات میں سے کسی کے مقام و مرتبہ کو اتنا بڑھا دیا جاتا ہے کہ اسے اٹھا کر اللہ کے برابر کر دیا جاتا ہے۔ شرک وہ نہیں ہے جو اللہ کو نہ مانے بلکہ شرک وہ ہے جو اللہ کو مانے لیکن اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا دے۔

☆ اقسامِ شرک:

تقسیمِ اول: ۱- شرکِ جلی ۲- شرکِ خفی
تقسیمِ دوم: ۱- شرکِ نظری ۲- شرکِ عملی
تقسیمِ سوم: ۱- شرک فی المعرفہ ۲- شرک فی الطلب (امام ابن تیمیہ)
تقسیمِ چہارم: ۱- شرک فی الذات ۲- شرک فی الصفات ۳- شرک فی الحقوق

☆ شرک فی الذات (جلی اور بدترین نیز اعتقادی/شعوری شرک):

مخلوقات میں سے کسی کو خدا قرار دے دینا۔ اس شرک کا ارتکاب ان لوگوں نے بھی کیا جو اپنی نسبت کسی نبیؐ یا الہامی کتاب سے قائم کرتے ہیں اور ان لوگوں نے بھی جن کے مذہب کی بنیاد کسی فلسفہ پر ہے۔

کسی نبی یا الہامی کتاب پر ایمان رکھنے والوں کا شرک

۱- یہودیوں اور عیسائیوں نے انبیاء کرام کو خدا کا بیٹا قرار دیا:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ غَيْرُهُنَّ اِنَّ اللَّهَ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ

”اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ

”مسیح اللہ کے بیٹے ہیں۔“ (اتوبہ: 30)

قرآن حکیم میں اس شرک کی نفی:

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا (بنی اسرائیل: 111)

”(اے نبی!) کہہ دیجئے ساری تعریف اللہ ہی کے لئے جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا۔“

اَلَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِابْنِهِمْ كِبَرٌ

كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ اِنْ يَقُولُونَ اِلَّا كَذِبًا ۝

”جو کہتے ہیں اللہ (بھی) اولاد رکھتا ہے، اس (دعوے) پر کوئی دلیل نہ تو ان کے پاس ہے

نہ ان کے باپ دادوں کے پاس (تھی)۔ بڑی (بی سخت) بات ہے جو ان کے منہ سے

نکلتی ہے۔ وہ محض جھوٹ بولتے ہیں۔“ (الکہف: 4-5)

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

”(اے نبی!) کہہ دیجئے وہ اللہ یکتا ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔“ (سورہ الاخلاص)

اَنۡیۡ یَّکُوۡنَ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَہٗ وَّلَہٗ تَکُوۡنَ لَہٗ صَاحِبَۃٌ (الانعام: 101)

”اُس کے اولاد کہاں سے ہو سکتی ہے جب کہ اُس کی بیوی ہی نہیں۔“

سخت ترین مذمت:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْئًا اِذَا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

یَتَفَطَّرُوۡنَ مِنْہٗ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًا ۝ اَنۡ دَعَا لِلرَّحْمٰنِ

وَلَدًا ۝ وَمَا یَنْبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝

”اور وہ کہتے ہیں کہ رحمان نے ایک بیٹا بنا رکھا ہے۔ بڑی ہی سخت بات تم لوگ (گھر

کر) لائے ہو! قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ

ریزہ ہو کر گر پڑیں (اس بات سے) کہ لوگوں نے رحمن کے لئے بیٹا ہونے کا دعویٰ

کیا! رحمن کے شایانِ شان نہیں کہ وہ (کسی کو) بیٹا بنائے۔“ (مریم: 88-92)

۲- مشرکین مکہ نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیا:

وَيَجْعَلُوۡنَ لِلّٰهِ اَلْبَنٰتِ سُبْحٰنَہٗ وَلَهُمۡ مَا یَشْتَهُوۡنَ (النحل: 57)

”اور یہ (مشرکین) اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں، سبحان اللہ، (اللہ کے لئے

بیٹیاں!) اور خود ان کے لئے وہ (بیٹے) جس کے یہ بڑے خواہش مند ہیں۔“

قرآن حکیم میں اس شرک کی نفی:

اَلْکُفۡرُ الَّذِیۡکُمْ وَلَہٗ الْاُنۡطٰی ۝ وَلَکَ اِذَا قَسَمَۃٌ حٰضِرٰی (الجم: 21-22)

”کیا تمہارے لئے ہوں بیٹے اور اللہ کے لئے بیٹیاں؟ یہ تو بڑی ہی بے ہوشی تقسیم ہے۔“

اَفَاَصۡفٰکُمۡ رَبُّکُمۡ بِالۡبَنٰتِ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ اِنۡثٰا

اِنۡکُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ قَوْلًا عَظِیۡمًا ۝

کیا تمہارے رب نے تمہیں مخصوص کر لیا بیٹوں کے ساتھ اور خود فرشتوں کو بیٹیاں

بنالیا؟ بڑی ہی سخت بات تم لوگ کہہ رہے ہو۔“ (بنی اسرائیل: 40)

فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۖ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ مِّنْ أَفْكَهٍ لِّقَوْلٍ ۚ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۚ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۚ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۚ أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِينٌ ۚ فَاتَّقُوا بِكُنُوعِكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ ۚ

”تو (اے نبیؐ) ان سے پوچھو کہ تمہارے رب کے لئے تو بیٹیاں ہوں اور ان کے لئے بیٹے؟ کیا ہم نے فرشتوں کو عورت بنالیا تھا اور یہ دیکھ رہے تھے۔ خوب سن لو، وہ یہ بات جھوٹ بنا کر کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہے اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ کیا تم (اللہ نے) بیٹوں پر بیٹیوں کو ترجیح دی؟ تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیسے فیصلے کرتے ہو؟ کیا تم سوچتے نہیں ہو؟ یا تمہارے پاس کوئی کھلی سند ہے تو لے آؤ اپنی کتاب (بطور سند) اگر تم سچے ہو۔“ (الصافات: 149 - 157)

أَمْ اتَّخَذَ مِنَّمَ يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُمْ بِالْبَنِينَ ۚ وَإِذَا بَشَّرَ أَحْمِلَهُم بِمَا ضَمَّتْ لِلرَّحْمٰنِ مَظْلًا ظَلَّ وَجْهَهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۚ

”کیا اللہ نے اپنی مخلوقات میں سے (اپنے لئے تو) بیٹیاں (پسند کر) لیں اور تم لوگوں کو بیٹوں سے نوازا؟ اور جب ان لوگوں میں سے کسی کو اُس چیز (یعنی بیٹی) کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کی تہمت وہ رحمان پر رکھتا ہے تو (مارے غم کے) اُس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ اندر ہی اندر گھٹتا رہتا ہے۔“ (الزخرف: 16 - 17)

اہل بیت محمدؐ کی اس شرک سے حفاظت:

الحمد للہ! امت محمدیہؐ شرک فی الذات سے محفوظ رہی اور اس کے کسی بھی قابل ذکر مکتبہ فکری نے اس شرک کا ارتکاب نہیں کیا، حالاں کہ اس امت کی اپنے نبیؐ سے محبت ہمیشہ مثالی

رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہؐ کی اس شرک سے خصوصی حفاظت فرمائی، ورنہ ختم نبوت کے بعد کون آ کر امت کی اصلاح کرتا؟ اس خصوصی حفاظت کے مظاہر یہ ہیں:

۱۔ قرآن حکیم میں بار بار انبیاء کرامؑ خصوصاً نبی اکرمؐ کی بشریت کو نمایاں کیا گیا:

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (ابراہیم: 11)

”اُن کے رسولوں نے اُن سے کہا کہ بے شک ہم تمہاری ہی طرح کے آدمی ہیں۔“

قُلْ سُبْحٰنَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا (بنی اسرائیل: 93)

”(اے نبیؐ) کہہ دیجئے پاک ہے میرا رب میں نہیں ہوں مگر ایک آدمی اور رسول۔“

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحِي إِلَيَّ إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ

”(اے نبیؐ) کہہ دیجئے کہ میں تو بس تمہارے ہی جیسا انسان ہوں (مگر مجھ میں اور تم میں اتنا فرق ہے کہ) میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی) ایک معبود ہے۔“ (الکہف: 110)

۲۔ قرآن کریم میں چند مقامات پر نبی اکرم ﷺ سے انداز کلام بظاہر سخت ہے:

عَبَسَ وَتَوَلَّى ۖ أَن جَاءَهُ إِلَّا غَمِي ۖ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهٗ بُرِّئْتَ ۖ أَوْ يُدْعٰكُ فَتَنْفَعُكَ الدُّعٰى ۖ أَمْ مِّنْ أَسْتَعْذِي ۖ فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّى ۖ وَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَزَّاعِي ۖ وَأَمَّا مِّنْ جَاءَكَ يَسْعٰى ۖ وَهُوَ يَخْشٰى ۖ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى ۖ

”انہوں نے تیوری چڑھائی اور رخ پھیر لیا (اس لئے) کہ ایک نابینا اُن کے پاس آیا اور (اے نبیؐ) آپ کو کیا معلوم شاید (آپؐ کی توجہ سے) وہ سنو رہا ہو (آپؐ) سے نصیحت حاصل کرنا اور نصیحت اُسے فائدہ پہنچاتی۔ بھلا جو شخص بے پروائی برتا ہے اُس کی طرف آپؐ خوب توجہ کرتے ہیں حالانکہ اگر وہ نہ سنو رہے تو آپؐ پر کچھ

(الزام) نہیں۔ اور جو آپؐ کے پاس دوڑ کر آتا ہے اور وہ (اللہ سے) ڈرتا بھی ہے تو آپؐ اُس سے بے اعتنائی برتتے ہیں۔“ (ہمس: 1-10)

وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الْيَدَىٰ الْأَوْخَىٰ إِلَيْكَ لِيَفْتَرِيَا عَلَيْنَا غَيْرَهُ
وَإِذَا لَا تَخْلُوكَ خَلِيلًا ۝ وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتُمْ تَمُوتُونَ فِيهِمْ
شَيْئًا قَلِيلًا ۝ إِذَا لَذُفُّكَ فِي الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ
لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۝

”اور (اے نبیؐ) ان لوگوں نے تو اس میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی کہ آپؐ کو دور کر دیں اُس (کلام کی تبلیغ) سے جو ہم نے آپؐ کی طرف وحی کیا ہے تاکہ آپؐ اس کی جگہ دوسری باتیں ہماری طرف منسوب کر دیں اور اس صورت میں وہ آپؐ کو دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم نے آپؐ کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو ضرور آپؐ ان کی طرف مائل ہو جاتے۔ پھر ہم آپؐ کو زندگی اور موت کا دگنا عذاب چکھاتے اور آپؐ ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار نہ پاتے۔“ (بنی اسرائیل: 73-75)

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝

(اے نبیؐ) آپؐ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، مگر اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔“ (القصص: 56)

وَإِنْ كَانَ كِبَرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلْمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝

”اور اگر ان کی روگردانی آپؐ پر گراں گزرتی ہے تو اگر آپؐ کے بس میں ہے تو زمین کے اندر (کوئی) سرنگ تلاش کر لیں یا آسمان میں سیڑھی (لگا کر) کوئی (فرمانی) معجزہ ان کے لئے آئیں (مگر پھر بھی یہ انکار ہی کریں گے) اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا لہذا آپؐ جذباتی نہ ہوں۔“ (الانعام: 35)

مندرجہ بالا مقامات قرآنی اس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ:

الرَّبُّ رَبُّ إِنْ تَنْزَلُ وَالْعَبْدُ عَبْدٌ إِنْ تَرْقُ

رب، رب ہی ہے خواہ کتنا قریب اتر آئے اور

بندہ بندہ ہی ہے خواہ کتنے بلند درجے پر پہنچ جائے۔ (ابن عربی)

۳۔ قرآن کریم میں چند مقامات پر نبی اکرم ﷺ کی عاجزی کا بیان:

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ط وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ
الْغَيْبِ لَا سُبْحَنُكَ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسْنِيَ الشُّعُورُ ۚ إِنَّ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ
وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

”(اے نبیؐ) کہہ دیجئے میں اختیار نہیں رکھتا اپنے لئے نفع و نقصان کا سوائے اس کے جو اللہ چاہے۔ اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو بہت سے فائدے حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو محض خبردار کرنے والا اور بشارت دینے والا ہوں اُن لوگوں کو جو ایمان لائیں۔“ (الاعراف: 188)

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ط وَإِنْ يَمْسَسْكَ

بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

”(اے نبیؐ) اگر اللہ آپؐ کوئی تکلیف دے تو اُس کے سوا کوئی اُسے دور کرنے والا

نہیں اور اگر وہ آپ کو کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (الانعام: 17)

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ

إِنِّي مَلَكٌ ۚ إِن تَتَّبِعُوا إِلَّا مَا يُوْحِي إِلَيَّ ط

”(اے نبی!) کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں،

اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو

بس اُسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔“ (الانعام: 50)

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيبَنِيَ مِنَ اللَّهِ

أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝

”(اے نبی!) کہہ دیجئے میں تمہارے لیے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی

بھلائی کا۔ کہہ دو کہ اللہ (کے غضب) سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور نہ اس کے

سوا کوئی پناہ پاتا ہوں۔“ (الحج: 21 - 22)

۴۔ نبی اکرم ﷺ کا صحابہ کرامؓ کے ساتھ گھل مل جانا، ہر مہم میں قدم بقدیم شریک ہونا

اور تمام بشری مشقتیں برداشت کرنا۔

امت محمدیہؐ کے کسی بھی قابل ذکر مکتبہ فکر نے شرک فی الذات کا ارتکاب نہیں کیا،

البتہ بعض شاعروں نے اپنے اشعار میں نبی اکرمؐ کو ہی خدا قرار دیا:

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر اتر پڑا وہ مدینہ میں مصطفیٰ بن کر

اور مدینہ کی مسجد میں منبر کے اوپر بغیر ع کا اک عرب ہم نے دیکھا

فلسفیانہ مذاہب کے پیروکاروں کا شرک:

☆ خالق کائنات اور مادہ دونوں قدیم ہیں..... دوئی یا ثنویت (Duality)

☆ خالق کائنات، مادہ اور روح تینوں قدیم ہیں..... تثلیث (Trinity)

☆ خالق نے تحلیل ہو کر کائنات کی صورت اختیار کر لی جیسے برف کا پانی میں تحلیل ہوا۔

گویا ہر شے میں خدا کا ظہور ہے..... ہمہ اوست (Pantheism)

☆ خالق، کائنات میں اس طرح تحلیل ہو گیا جیسے چینی پانی میں..... حلول واتحاد

☆ خالق کسی انسان میں حلول کر گیا..... اوتا رکا عقیدہ (God Incarnation)

☆ **شرک فی الصفات** (خفی اور علمی نیز غیر شعوری شرک):

اس شرک کے لاحق ہونے کا سبب اللہ اور مخلوق کی صفات کے لئے مشترک الفاظ کے

استعمال سے پیدا ہونے والا مغالطہ ہے۔ اس مغالطہ سے بچنے کے لئے حسب ذیل تین

حقائق پیش نظر رہنے چاہئیں:

۱۔ اللہ کی تمام صفات ذاتی ہیں جبکہ جملہ مخلوقات کی صفات عطائی۔

۲۔ اللہ کی تمام صفات مطلق یعنی لامحدود ہیں جبکہ جملہ مخلوقات کی صفات محدود۔

۳۔ اللہ کی تمام صفات قدیم ہیں یعنی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ کے لئے کامل ہیں جبکہ

جملہ مخلوقات کی صفات حادث و فانی اور ارتقا پذیر۔

بنیادی اصول: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (الشوری: 11)

اُس کی تو مثال کی مانند بھی کوئی شے نہیں

چھ صفات کو اللہ کی بنیادی صفات قرار دیا جاتا ہے اور عام طور پر ان صفات کے حوالے سے

سے شرک کا امکان پیدا ہوتا ہے:

۱۔ ارادہ ۲۔ علم ۳۔ قدرت ۴۔ حیات ۵۔ کلام ۶۔ وجود

۱۔ ارادہ:

اللہ بھی ارادہ فرماتا ہے اور ہم بھی ارادہ کرتے ہیں لیکن ہمارا ارادہ اللہ کے ارادے

کے تابع ہوتا ہے اور اس کی تحلیل بغیر اللہ کی منظوری کے ممکن نہیں۔

وَمَا تَشَاءُ وَنْ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ (التكوير: 29)

”اور تم نہیں چاہ سکتے جب تک کہ اللہ یعنی تمام جہانوں کا رب نہ چاہے۔“

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

”اور کسی کام کے بارے میں کبھی ایسا نہ کہو کہ میں اس کو ضرور کل کروں گا مگر (یوں کہا کرو)

اگر اللہ چاہے (الکھف: 23 - 24)

۲- علم:

اللہ بھی علم رکھتا ہے اور ہم بھی لیکن اللہ ہر شے کے کل کا علم رکھتا ہے:

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسْرُونَ وَمَا تَعْلَمُونَ ط وَاللَّهُ

عَلِيمٌ مُبْدِيَاتِ الصُّلُورِ ۝ (التغابن: 4)

”وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو

اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور وہ دلوں کی بات سے بھی واقف ہے۔“

يَعْلَمُ مَا يَلْجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا

يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

”وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اُس میں سے نکلتا ہے اور جو

کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اُس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے خواہ

تم کہیں بھی ہو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اُسے وہ دیکھتا ہے۔“ (الحج: 4)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝

”وہ لوگوں کے اگلے پچھلے حالات کو جانتا ہے اور لوگ اس کے علم کا احاطہ

نہیں کر سکتے۔“ (طہ: 110)

وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا

تَسْقُطُ مِنَ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظِلْمٍ إِلَّا رَحُيْ وَلَا

يَا بَسِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ (الانعام: 59)

”اور اس کے پاس غیب کی کتبیاں ہیں جنہیں اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ

بحر و بر میں ہے، وہ سب کا علم رکھتا ہے، اور (درخت سے) کوئی پتہ نہیں گرنا مگر یہ

کہ وہ اُسے جانتا ہے، اور زمین کی تاریکیوں (کے پردوں) میں کوئی دانہ نہیں اور

نہ کوئی خشک ورق (چیز) ہے مگر (یہ کہ سب) ایک کتاب میں (درج) ہیں۔“

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا

كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ط وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ

ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي

كِتَابٍ مُبِينٍ ۝

”اور (اے نبیؐ) آپ جس حال میں بھی ہوتے ہیں اور قرآن میں سے جو کچھ بھی

پڑھتے ہیں اور (لوگو) جو کام بھی تم کرتے ہو ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں جب تم اُس

میں مشغول ہوتے ہو۔ اور تمہارے رب (کی نظر) سے ذرہ برابر بھی (کوئی چیز)

پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں نہ آسمان میں، نہ چھوٹی نہ بڑی، مگر یہ کہ سب ایک واضح

کتاب میں (درج) ہیں۔“ (یونس: 61)

ہمارے علم کی کیفیت تو یہ ہے کہ: وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

نبی اکرمؐ اور ان کے توسط سے ہمیں دعا سکھائی گئی رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طہ: 114)

علم غیب کا مسئلہ:

اختلاف کی وجہ علم غیب کی دو مختلف تعریفیں ہیں:

۱- وہ علم جس تک عام انسانوں کی رسائی ممکن نہ ہو لیکن وہ انبیاء کرامؑ کو عطا کیا جائے۔

ذَلِكَ مِنَ النَّبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ (آل عمران: 44)

”(اے نبی) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ پر وحی کر رہے ہیں۔“

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظِلَّكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ

رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ (آل عمران: 179)

”اور اللہ تمہیں غیب سے آگاہ کرنے والا نہیں ہے لیکن وہ چن لیتا ہے رسولوں

میں سے جس کو چاہے۔“

عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۖ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ

”(اللہ) غیب کا جاننے والا ہے پھر وہ کسی کو غیب سے آگاہ نہیں کرتا سوائے

اس کے کہ چن لیتا ہے کسی رسول کو“ (الحج: 26 - 27)

ii- وہ علم جو مخلوقات میں سے کسی کو بھی نہیں دیا گیا اور اس کا جاننے والا صرف اللہ ہے۔

وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ (الانعام: 59)

”اور اُس کے پاس غیب کی کھیاں ہیں جنہیں اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ

”(اے نبی) کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے

ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں۔“ (الانعام: 50)

وَيَقُولُونَ لَوْ لَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ

”اور (یہ لوگ جو) کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی

کیوں نہ اتاری گئی، تو (اے نبی) کہہ دیجئے کہ غیب (کی خبر) تو بس اللہ ہی کے

لئے ہے۔“ (یونس: 20)

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ

”(اے نبی) کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں موجود کوئی بھی غیب نہیں

جانتا سوائے اللہ کے۔“ (النمل: 65)

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ

الْغَيْبِ لَا سَتَكُنُّ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسْنِيَ السُّوءُ

”(اے نبی) کہہ دیجئے میں اختیار نہیں رکھتا اپنے لئے نفع و نقصان کا سوائے

اس کے جو اللہ چاہے۔ اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو بہت سے فائدے حاصل کر لیتا

اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔“ (الاعراف: 188)

متوازن رائے یہ ہے کہ کل علم غیب صرف اللہ کے پاس ہے البتہ وہ اس میں سے کچھ

انبیاء کرام کو دیتا ہے تاکہ انہیں پختہ یقین حاصل ہو جائے۔

وَكُلِّلَكَ نُبُوًّا اِنْهٰهُمْ مَلَكُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنُ

مِنَ الْمُؤَقَّتِيْنَ (الانعام: 76)

”اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی سلطنت (کا نظام) دکھانے

لگے تاکہ وہ (کامل) یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔“

۳- قدرت :

اللہ بھی اختیار رکھتا ہے اور ہم بھی اختیار رکھتے ہیں لیکن اللہ کل اور لامحدود اختیار کا

مالک ہے جبکہ ہمارا اختیار جزوی، محدود اور ہر وقت اللہ کے اختیار کے تابع ہے :

قُلِ اللّٰهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ

مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيْتِ وَتُخْرِجُ الْمَمِيْتِ مِنَ الْحَيِّ وَتَرزُقُ مَنْ تَشَاءُ

بَغِيرِ حِسَابٍ ۝ (آل عمران: 26 - 27)

”(اے نبی!) کہہ دیجئے اے اللہ! ساری بادشاہی کے مالک، تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے، تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ (ہر طرح کی) بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ تو ہی جاندار کو بے جان میں سے نکالتا ہے اور تو ہی بے جان کو جاندار میں سے نکالتا ہے۔ اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔“

وَإِنْ يُمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يُمَسِّسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

”(اے نبی!) اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف دے تو اُس کے سوا کوئی اُسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ آپ کو کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (الانعام: 17)

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝
”اور اللہ اپنے ارادے (کے مآخذ کرنے) پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“ (یوسف: 21)

فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ”(وہ) جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔“ (ابروہ: 16)
دعائے استخارہ : دعائے استخارہ میں ہم اللہ کے علم و قدرت کے قطعی ہونے کا اعتراف اس طرح کرتے ہیں :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ . فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَامُ الْغُیُوْبِ . اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ

وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ”اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور آپ کی قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور آپ سے بڑا فضل چاہتا ہوں۔ کیونکہ آپ طاقت رکھتے ہیں اور میں کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں اور میں نادان ہوں اور آپ چھپی ہوئی چیزیں بھی جانتے ہیں۔ الہی! اگر آپ کے علم میں میرا یہ کام بہتر ہے میرے لئے، دین و دنیا اور انجام کار میں تو مقدر کر اس کو اور آسان کر اس کو میرے لئے پھر مجھے اس میں برکت عطا کر اور اگر آپ کے علم میں یہ کام بُرا ہے میرے لئے، دین و دنیا اور انجام کار میں تو دُور کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھ سے اس سے اور مقدر کر میرے لئے خیر جہاں کہیں ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔“

۴- **حیات :**

اللہ بھی زندہ ہے اور ہم بھی، لیکن ہماری زندگی اللہ کی عطا کردہ ہے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ

اپنی خوشی آئے نہ اپنی خوشی چلے

ہماری حیات غذا، پانی، ہوا، حرارت، آرام اور نیند کی محتاج ہے جبکہ اللہ کی حیات ان تمام حوائج سے مستغنی ہے۔ آیہ الکرسی کے ابتدائی و آخری حصہ میں فرمایا گیا:

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ

”وہ بذات خود زندہ ہے اور دوسروں کو بھی زندہ رکھے ہوئے ہے،

نہ اُس کو اٹکھ آتی ہے اور نہ نیند۔“

وَبَسَّحَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُ حِفْظُهُمَا

”اُس کا اقتدار (حکومت) آسمانوں اور زمین کی تمام وسعتوں پر چھایا ہوا

ہے اور اُن کی نگرانی اُس کے لئے تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔“

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ

مَا مَسَّنَا مِنْ لَّغْوٍ ۝

”اور ہم نے چھ دنوں میں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان

ہے اور تکان نے ہمیں چھوا (تک) نہیں۔“ (ق: 38)

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ (الانعام: 14)

”وہ (اللہ) کھانے کو دیتا ہے جبکہ اُسے کھلائے جانے کی ضرورت نہیں“

۵- کلام :

اللہ بھی کلام فرماتا ہے اور ہم بھی کلام کرتے ہیں۔ ہم جب بھی بات کرتے ہیں اللہ

ہماری بات سنتا ہے لیکن ہم اس قابل نہیں کہ اللہ ہم سے براہ راست کلام فرمائے اور

ہم اس کی تاب لاسکیں۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ

رَسُوْلًا فَيُؤْخِذُ بِاٰذَنِهِ مَا يَشَآءُ

”اور کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اُس سے کلام کرے مگر الہام کے ذریعے یا

پردے کے پیچھے سے یا وہ کسی فرشتے کو (اُس کے پاس) بھیجتا ہے اور وہ اللہ کے حکم

سے جو کچھ اللہ کو منظور ہوتا ہے وحی کرتا ہے۔“ (الشوری: 51)

اس کی وجہ یہ ہے کہ کلام متکلم کی صفت ہوتا ہے اور متکلم کی شخصیت کا عکاس ہوتا ہے۔

اللہ کے کلام کی وہی تاثیر ہے جو تاثیر اُس کی تجلیات ذات کی ہے :

لَوْ اَنزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاٰیْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

”اگر ہم نے قرآن کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے جھک گیا

ہوتا (اور) پھٹ پڑا ہوتا۔“ (الحشر: 21)

فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا (الاعراف: 143)

”پھر جب اُس کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اُسے ریزہ ریزہ کر دیا۔“

جس طرح اللہ کی تجلیات کا ادراک ہمارے حواس کی سرحدوں سے پرے ہے اسی

طرح ہم اللہ کا کلام سننے کی تاب بھی نہیں لاسکتے۔

۶- وجود :

اللہ کا بھی وجود ہے اور جملہ مخلوقات کا بھی لیکن اللہ کے وجود کے مقابلہ میں جملہ

مخلوقات کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے۔ معرفت الہی کا آخری درجہ یہ ہے کہ

ذات باری تعالیٰ کے وجود کے مواہرے کا وجود وہمی اور خیالی محسوس ہو۔ اس

درجہ پر لا الہ الا اللہ سے مراد لا مؤجود الا اللہ ہوتا ہے۔ فلسفہ وحدت

الوجود، وجود باری تعالیٰ کے بارے میں اسی تصور کو پیش کرتا ہے :

كُلُّ مَا فِی الْكُوْنِ وَهُمْ اَوْ خِیَال

اَوْ عَكْسٌ فِی الْمَرَاٰی اَوْ ظِلَال

ہستی کے مت فریب میں آجائو اسد

عالم تمام حلقہ دام خیال ہے

نوٹ: ہمہ اوست میں کائنات کا وجود حقیقی تسلیم کیا جاتا ہے جب کہ وحدت الوجود

میں کائنات کو وہی یا خیالی تصور کیا جاتا ہے۔

شرک فی الصفات کی ایک صورت مادہ پرستی:

اس دور کا سب سے زیادہ تباہ کن اور پھیلا ہوا شرک مادہ پرستی ہے جس کے مظاہر ہیں:

۱- معجزات کا انکار:

مادے کی صفات کو مستقل اور دائمی مان لیا گیا اور یہ سمجھ لیا گیا کہ مادی قواعد و ضوابط بنانے کے بعد معاذ اللہ، اللہ خود بھی ان کا پابند ہو گیا۔

۲- اسباب پر انحصار:

اسباب سے خوف و امید - شرک فی اتوکل - ہدایت ربانی کا خلاصہ ہے کہ توکل صرف اللہ پر کیا جائے:

وَاتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَآءَ يَلْ أَلَّا تَتَّخِذُوا مِن دُونِي وَكِبَالًا ۝

”اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اُسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنایا کہ میرے سوا کسی اور پر توکل نہ کرو۔“ (بنی اسرائیل: 2)

۳- حد سے زیادہ خود اعتمادی:

اپنے علم، ذہانت، دوراندیشی، منصوبہ بندی اور محنت پر بھروسہ۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقُولُوا لِمَا شَاءَ رَبِّي فَاعِلٌ ذَلِكْ عَمَّا ۝ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ
”اور کسی کام کے بارے میں کبھی ایسا نہ کہو کہ میں اس کو ضرور کل کروں گا مگر (یوں کہا کرو) اگر اللہ چاہے (الکھف: 23 - 24)

قارون اسی شرک میں مبتلا تھا:

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي (القصص: 78)

” (قارون) بولا ”یہ (مال و دولت) تو مجھے میری ذاتی علم سے ملا ہے۔“

مادہ پرستی عی دراصل دجالی فتنہ ہے جس کا موثر ترین رد، سورہ کھف میں بیان ہوا ہے۔ کئی احادیث میں اس سورہ کی تلاوت اور حفظ کو دجالی فتنہ سے حفاظت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ (مسلم)

☆ شرک فی الحقوق (خفی ترین اور عملی شرک):

اللہ نے بندوں سے صرف ایک عی حق ادا کرنے کا تقاضا کیا ہے اور وہ ہے ”عبادت“
فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا
”پس جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔“ (الکھف: 110)
مقصد تخلیق جن و انس:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات: 56)

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔“

زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

عبادت کے حوالے سے چند اہم نکات حسب ذیل ہیں:

- ہر نبی نے اپنی قوم کو اور نبی اکرمؐ نے پوری نوع انسانی کو اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔

يَقُومُوا لِعِبَادَةِ اللَّهِ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ غَيْرُهُ (الاعراف: 59، 65، 73، 85)

”اے میری قوم (کے لوگو) اللہ کی عبادت کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔“

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

”لوگو، عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان سب کو جو تم سے پہلے

تھے۔“ (البقرہ: 21)

- قرآن حکیم میں 33 بار اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا۔

- عبادت کا لفظ عبد سے نکلا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں غلام۔ جس طرح غلام کو اپنے آقا کی ہر بات ہر وقت ماننی ہوتی تھی اسی طرح اللہ کی عبادت کا مطلب ہے ہر وقت اور زندگی کے ہر معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرنا۔ البتہ غلامی محض کلی اطاعت ہے خواہ یہ مجبوری کے ساتھ ہو جبکہ اللہ کی عبادت سے مراد زندگی کے ہر گوشے میں پورے ذوق و شوق کے ساتھ اللہ کی کلی اطاعت کرنا ہے۔ بقول حافظ ابن قیم:

الْعِبَادَةُ تَجْمَعُ أَصْلَابُ الْعِبَادَةِ مَعَ غَايَةِ الْمَلِكِ وَالْخُضُوعِ
عبادت دو چیزوں کو جمع کرتی ہے یعنی انتہائی درجے کی محبت اور اس کے ساتھ مکمل طور پر عاجزی اختیار کرنا اور خود کو جھکا دینا:

عبادت = اطاعت کلی (جسم) + محبت قلبی (روح)

- عبادت سے مراد محض عبادات نہیں ہیں۔ یہ عبادت کا نہ صرف محدود بلکہ ناقص تصور ہے۔

أَلَمْ أَعْهِدْ إِلَيْكُمْ يٰبَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ (یس: 60)
”اے اولادِ آدم، کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔“
شیطان کی عبادت سے کیا مراد ہے؟ یعنی اس کی پیروی کرنا۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (البینہ: 5)

”اور ان کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ ہی کی بندگی کریں، اُسی کی خالص اطاعت کے ساتھ (اور) بالکل یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ یہی درست (اور صحیح) دین ہے۔“
- غلامی اور ملازمت کے فرق پر غور کرنے سے عبادت کا وسیع مفہوم واضح ہوتا ہے۔

شرک فی العبادت سے مراد ہے شرک فی الاطاعت اور شرک فی المحبت

شرک فی الاطاعت: ارشادِ نبویؐ ہے:

لَا طَاعَةَ لِمُخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ (ابوداؤد)

”مخلوقات میں سے کسی کی اطاعت جائز نہیں اگر اس سے خالق کی مان فرمائی ہو۔“

- **انفرادی** سطح پر ہماری اکثریت اللہ کے بجائے نفس کی اطاعت کرتی ہے:

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ ۖ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝

”(اے نبیؐ) کیا آپؐ نے اُس شخص (کے حال) پر بھی نظر کی جس نے اپنی

خواہش (نفس) کو اپنا معبود بنالیا ہے؟“ (الفرقان: 43)

نفسِ ماہم کم تر است فرعون نیست

لیکن اُو را عونِ ایں را عون نیست

- **اجتماعی** سطح پر اللہ کے بجائے انسانوں کے بنائے ہوئے نظام اور قانون کی

اطاعت کی جارہی ہے۔ حالانکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ (بنی اسرائیل: 111)

”حکومت میں اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔“

وَلَا يُشْرِكْ فِي حُكْمِهِ أَحَدٌ (الکھف: 26)

”اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا ہے۔“

إِن الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (یوسف: 40)

”حکومت تو بس ایک اللہ ہی کی ہے۔ اُس کا حکم ہے کہ اُس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔“

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝

”اور جو اللہ کی مازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ

کافر ہیں۔“ (المائدہ: 44)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝
 ”اور جو اللہ کی مازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔“ (المائدہ: 45)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝
 ”اور جو اللہ کی مازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔“ (المائدہ: 47)

اس وقت ہم ایک کافرانہ، مشرکانہ اور باغیانہ نظام کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اولین اور اہم ترین کام نظام کی تبدیلی کی جدوجہد ہے باطل کے اقتدار میں تقویٰ کی آرزو کتنا حسین فریب ہے جو کھا رہے ہیں ہم

- **درومیانہ** سطح پر خلاف شریعت امور میں شوہر، والدین، اساتذہ، افسران بالا، سرداروں، مذہبی پیشواؤں، سیاسی رہنماؤں اور حکام کی اطاعت بھی شرک ہے۔

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلًا ۝
 ”اور (دوزخ والے) کہیں گے کہ اے ہمارے رب، ہم نے اپنے سرداروں اور

بڑوں کا کہنا مانا اور انہوں (عی) نے ہمیں گمراہ کیا۔“ (الحزاب: 67)

کلی تھلید صرف اللہ کے رسول کی جائز ہے لہذا تقلید جائد بھی شرک ہے۔

اتَّخِذُوا أَحِبَّائَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ

”انہوں نے اپنے علماء و صوفیاء کو رب بنالیا اللہ کو چھوڑ کر۔“ (التوبہ: 31)

شرک فی المحبت :

- اللہ سے شدید محبت ایمان حقیقی کا اہم اور اولین تقاضا ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ (البقرة: 165)

”اور اہل ایمان تو (سب سے) بڑھ کر صرف اللہ ہی کو محبوب رکھتے ہیں۔“

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْ يَوْمِكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ

بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (المائدہ: 54)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر گیا تو اللہ ایسی قوم

کو لے آئے گا جس سے وہ محبت کرے گا اور وہ اُس (اللہ) سے محبت کرے گی۔“

- **انفرادی** سطح پر اکثریت مال کی محبت کو اللہ کی محبت پر ترجیح دیتی ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے:

نَعَسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدَّرْهَمِ (بخاری)

ہلاک ہو گیا درہم و دینار کا بندہ

- **اجتماعی** سطح پر موجودہ دور میں وطن کی محبت چار طرف غالب نظر آتی ہے۔ بقول اقبال:

اس دور میں مے اور ہے جام اور ہے خم اور ساقی نے بنا کی روش لطف و ستم اور

مسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم اور

ان نازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے

جو پیر بن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

یہ بہت کہ تراشیدہ تہذیب نوی ہے غارت گر کا شانہ و سب نبویؐ ہے

بازو ترا تو حید کی قوت سے قوی ہے اسلام تراویس ہے تو مصطفویؐ ہے

نظارہ دیرینہ زمانے کو دکھا دے

اے مصطفویؐ خاک میں اس بت کو ملا دے

اتوام جہاں میں ہے رفا بہت تو اسی سے تسخیر ہے مقصود تجارت تو اسی سے

خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے

اتوام میں مخلوق ضائع ہے اسی سے

توسیت اسلام کی جزا کلتی ہے اسی سے

معبود حقیقی کی طرح معبود وطن کے لئے بھی قنوت، ترانہ، حمد اور سلامی پیش کی جاتی ہے۔
 - **درومیان** سطح پر بیوی، اولاد، مذہبی پیشواؤں اور سیاسی رہنماؤں کی محبت بھی شرک ہے، اگر یہ محبت اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت پر غالب آ جائے۔ خلاف شرع کام کرنے والوں کو ہیر ویا آئیڈیل قرار دیتا بھی شرک ہے۔
 عبادت میں شرک کی کچھ مزید صورتیں حسب ذیل ہیں:

- مراسم عبودیت میں شرک:

رکوع، سجدہ، نذر و نیاز وغیرہ اللہ کے سوا کسی اور کے لئے کرنا شرک ہے۔
 - دعا میں شرک: نبی اکرمؐ کے ارشادات ہیں:

اَلدُّعَاءُ مَعَ الْعِبَادَةِ (دعا عبادت کا مغز ہے۔ ترمذی)

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (دعا ہی اصل عبادت ہے۔ ترمذی)

لہذا اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کرنا شرک فی العبادت ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمَ جَدَّ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اٰخٰی (الحج: 18)

”بلاشبہ مسلمان اللہ کے لئے ہیں تو (ان میں) اللہ کے ساتھ کسی (اور) کو نہ پکارو۔“

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“ (الفاتحہ: 4)

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن: 60)

”(لوگو) تمہارا رب فرماتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔“

- اخلاص میں شرک:

ایسا عمل جو اللہ کے لئے نہیں بلکہ کسی کو دکھانے یا سنانے کے لئے کیا تو یہ بھی شرک ہے۔ مسند احمد کی روایت ہے:

﴿مَنْ صَلَّى يُوَافِي فَقَدْ أَشْرَكَ مَنْ صَامَ يُوَافِي فَقَدْ أَشْرَكَ

مَنْ تَصَدَّقَ يُوَافِي فَقَدْ أَشْرَكَ﴾

”جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا

جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اُس نے شرک کیا

جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ کیا اُس نے شرک کیا۔“

☆ اختتامی باتیں:

۱- شرک کی یہ جملہ تفصیل سامنے آنے کے بعد ہمیں کسی درجہ میں سورہ یوسف آیت 106 کا صحیح فہم حاصل ہوتا ہے کہ: وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (اُن میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں رکھتے مگر یہ کہ وہ شرک بھی کیے جاتے ہیں۔)

۲- مذکورہ بالا تفصیل، قرآن حکیم میں چھ بار حضرت ابراہیمؑ کے لئے اس سند کے بیان ہونے کی اہمیت واضح کرتی ہیں کہ:

”وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ“ وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے

براہمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے

ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

۳- شرک کے بارے میں مذکورہ بالا تفصیل کے علم سے قبل صرف ایسے لوگ شرک نظر آتے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو مدد کے لئے پکارتے ہیں، بزرگان دین کے نام کی نذر و نیاز کرتے ہیں، بزرگان دین کے مزارات پر اپنی حاجت روائی کے لئے دعائیں کرنے جاتے ہیں اور ان مزارات پر غیر شرعی رسومات انجام دیتے ہیں، لیکن مذکورہ بالا تفصیل جاننے کے بعد انسان کو اپنی فکر دامن گیر ہو جاتی ہے کہ کہیں

میں بھی تو مشرکین میں شامل نہیں ہوں۔

☆ کسی مسلمان کو مشرک نہیں کہنا چاہیے :

- ہر علم رکھنے والا عالم نہیں ہوتا اسی طرح ہر شرک کرنے والا مشرک نہیں ہوتا۔
- اہل کتاب نے شرک فی الذات کیا لیکن قرآن میں انہیں مشرک نہیں کہا گیا بلکہ ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح اور ان کے کھانے کو جائز قرار دیا گیا (البیہ: 1، المائدہ: 5)
- درحقیقت ہر گناہ شرک کا مظہر ہے لیکن اللہ نے بعض گناہوں کو شرک قرار نہیں دیا اور ان کی معافی کا وعدہ فرمایا:

۱- کبار سے بچنے والوں کے صغیرہ گناہ

إِنْ تَجْنِبُوا كِبَارَهُ مَا تَنْهَوْنَ عَنْهُ نَكْفِرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ
مُدْخَلًا شَرِيفًا (النساء: 31)

”جن کاموں کے کرنے سے تم کو منع کیا جاتا ہے اگر ان میں سے بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے ہم تمہاری (چھوٹی) برائیوں کو (تمہارے حساب سے) ساقط کر دیں گے اور تم کو عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔“

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الذُّمِّ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا الذَّمُّ

إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ (التجم: 32)

”وہ جو بچتے رہے کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے سوائے چھوٹے گناہوں کے۔ اے نبی! آپ کے رب کی مغفرت بلاشبہ وسیع ہے۔“

۲- مجبوری میں حرام سے استفادہ:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ

فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

”اُس نے تم پر مردار (جانور) اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے اور (بیز) وہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ لیکن جو شخص (بھوک سے) بے قرار ہو جائے (جب کہ وہ) حکم عدولی اور حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو تو اُس پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔“ (البقرة: 173)

۳- بھول اور خطا یعنی غیر شعوری یا وقتی جذبات کے تحت ہونے والے گناہ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا

”اے ہمارے رب، اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو (اُن گناہوں پر)

ہماری گرفت نہ فرما۔“ (البقرة: 286)

البتہ ایسا گناہ جو جان بوجھ کر اور مستقلاً کیا جائے، بغیر توبہ کے معاف نہیں کیا جائے گا۔

بَلَى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرة: 81)

”کیوں نہیں! جس کسی نے بھی ایک بُرائی کمائی اور اُس بُرائی نے اسے گھیرے میں

لے لیا تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔“

- کسی ایک فرد یا گروہ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو مشرک قرار دے۔ غیر

مسلم قرار دینے کی واحد صورت یہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر مل کر حکومت

سے ایسا فیصلہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

- ہمیں اپنی فکر کرنی چاہیے اور دوسروں کو ہمدردی کے ساتھ شرک سے بچنے کی تلقین کرنی

چاہیے۔

”حقیقت و اقسام شرک“ کو مزید وضاحت کے ساتھ سمجھنے کے لئے

محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے اس موضوع پر چھ ڈی وی کیسٹس کی سماعت کا اہتمام فرمائیے

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

- 1- **لاہور** : 67-A، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور
فون: 6316638 - 6366638 (042) فیکس: 6305110 (042)
ای میل: lahore@tanzeem.org
- 2- **اسلام آباد** : مکان نمبر 20، گلی نمبر 1، فیض آباد ہاؤسنگ اسکیم، نزد دفلائی اوور برج 4/8-1
فون: 4434438 (051) فیکس: 4435430 (051)
ای میل: islamabad@tanzeem.org
- 3- **پشاور** : 18-A، ناصر مینشن، شوپہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور
فون/فیکس: 214495 (091)
- 4- **نوشہرہ** : آفس نمبر 4، دوسری منزل، کنٹونمنٹ پلازہ نزد بس اسٹینڈ
فون: 610250 (0923) فیکس: 613532 (0923)
ای میل: nowshera@tanzeem.org
- 5- **فیصل آباد** : P-157، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ، فیصل آباد
فون/فیکس: 624290 (041)
- 6- **ملتان** : قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، ملتان فون/فیکس: 521070 (061)
- 7- **گوجرانوالہ** : خواجہ بلڈنگ، بیرون ایس آبادی گیٹ، نزد شیرانوالہ باغ
فون: 271673 (0431)
- 8- **جھنگ** : مکان نمبر B-XII-1088، محلہ چمن پورہ، جھنگ صدر
فون: 620637 (0471) فیکس: 614220 (0471)
- 9- **سکھر** : 7-A، ہاؤسنگ سوسائٹی، شکار پور روڈ، سکھر فون: 30641 (071)
- 10- **کوئٹہ** : 28 سید بلڈنگ، بالٹھیل پبلک ہیلتھ اسکول، جناح روڈ فون: 842969 (081)